اور ان کے پیروؤں کے خلاف دیوبندی مسلک کی تائید کی جاتی ہے۔

قرآنک ورلڈ | سہ ماہی انگریزی رسالہ۔ زیر اہتمام مولوی ابو محمد مصلح صاحب ضخامت ۴۰ صفحات قیمت سالانہ للعہ

دفتر قرآنک ورلڈ۔ حیدرآباد۔

عرصہ ہوا کہ مولوی ابو محمد مصلح صاحب نے اس نام سے ایک نمونہ کا پرچہ شائع کیا تھا جس پر اسی زمانہ میں تبصرہ کر دیا گیا تھا۔ اب ہمیں اس کا پہلا نمبر وصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس کی باقاعدہ اشاعت شروع ہو گئی ہے رسالہ میں تمام تر مضامین قرآن مجید کے متعلق ہوتے ہیں لیکن کہیں کہیں خیالات کی بے اعتدالی بھی پائی جاتی ہے مثلاً نواب مرزا یار جنگ بہادر (سلطنت آصفیہ کے قاضی القضاۃ) نے اپنے مضمون "قرآن شریف کی تعلیم کو کس طرح پھیلایا جائے" میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ قرآن مجید بغیر حفظ کرنا، انسانی قوت اور وقت کو ضائع کرنا ہے اور یہ کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے ان کو نہ صرف قرآن اردو میں پڑھنا چاہیے بلکہ نماز بھی اردو ہی میں ادا کرنی چاہیے۔ یہ حد اعتدال سے صریح تجاوز ہے۔ قرآن مجید کو سمجھنے اور اس کے معانی کا ادراک کرنے کی ضرورت سے کسی کو انکار نہیں اس پر جتنا بھی زور دیا جائے، ہر ذی عقل اس سے اتفاق کرے گا لیکن فہم قرآن کی حمایت کے جوش میں یہاں تک بڑھ جانا کہ خود قرآن ہی کی تلاوت اور اس کے حفظ کو فضول اور تضیع اوقات قرار دے دیا جائے، اور نماز تک سے اس کو خارج کر دینے کی تلقین کی جائے کسی طرح جائز نہیں ہے۔ بادی النظر میں یہ بالکل ایک معقول بات معلوم ہوتی ہے کہ آدمی جس زبان کو جانتا اور سمجھتا نہ ہو اس کی کسی عبارت کو "طوطے" کی طرح رٹ لینا ایک لاحاصل فعل ہے لیکن اگر زیادہ غائر نظر سے دیکھا جائے تو اس خیال کی غلطی ظاہر ہو جائے گی قرآن مجید کی حقیقت یہ نہیں ہے کہ قلب رسول پر صرف معانی کا القا ہوا ہو اور ان معانی کو رسول نے اپنی زبان میں ادا کر دیا ہو بلکہ قرآن کے معانی اور الفاظ دونوں خدا کی طرف سے ہیں اور قرآن کا اطلاق صرف انہی الفاظ پر ہوتا ہے جو بذریعہ وحی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئے ہیں۔ ان الفاظ کو چھوڑ کر محض ان کا مفہوم خواہ عربی میں بیان کیا جائے یا کسی اور زبان میں، اس کو "قرآن" نہیں کہا جا سکتا، نہ اس کی تلاوت "قرآن" کی تلاوت ہو سکتی ہے، نہ اس پر وہ

ثواب مترتب ہو سکتا ہے جو کلام الٰہی و آیات خداوندی کی تلاوت کے لیے مخصوص ہے اور نہ اس کو پڑھنے سے نماز ادا ہو سکتی ہے، کیونکہ نماز میں "قرآن" کا پڑھنا ضروری ہے، اور قرآن کا ترجمہ قرآن نہیں ہے۔ علاوہ بریں یہ ایک حقیقت ہے کہ کلام الٰہی کے الفاظ میں اس قدر وسیع معانی پوشیدہ ہیں جن پر کوئی انسانی کلام حاوی نہیں ہو سکتا۔ انسان خواہ کتنے ہی علم و فضل اور بصیرت کے ساتھ اس کا ترجمہ کرے وہ ایسے الفاظ بہم پہونچا ہی نہیں سکتا جو الفاظ قرآنی کے تمام مفہومات کو ادا کرنے والے ہوں۔ اس لیے قرآن کا کوئی ترجمہ معنوی حیثیت سے بھی قرآن کا قائم مقام نہیں ہے۔ پھر صاحب مضمون کی نظر اس طرف بھی نہیں گئی کہ جس چیز کو وہ تضییع وقت اور تضییع قوت سمجھ رہے ہیں، اسی کی بدولت قرآن مجید ساڑھے تیرہ سو برس سے لفظ بلفظ محفوظ چلا آرہا ہے اگر ابتدا سے مسلمانوں کو قرآن کے بجائے اس کے تراجم کے ساتھ شغف رہتا تو آج عیسائیوں کی طرح مسلمانوں کے پاس بھی صرف ترجمے ہی ترجمے ہوتے جن کے اختلافات میں دین کی اصل ہی گم ہو کر رہ جاتی۔

فضل فونٹن پن

سینیر ۸۶ جونیر ۱۱۰

نیا اسٹاک آچکا ھے

خوبصورت پائدار قیمت واجبی علاوہ اس کے سامان اسٹیشنری

وکاغذ وغیرہ خط وکتابت سے طلب فرمائیے

فدا علی محمد علی تاجر کاغذ پتھر گٹی حیدرآباد دکن